دینی مدارس کے تحفظ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا کردار

حضرت مولانا حسین احمد مدظلہم
ناظم وفاق المدارس العربیہ (کے، پی، کے)

قرآن وسنت کی تعلیمات کے بغیر کسی اسلامی معاشرہ کی بقا اور اس کے قیام کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ دینی مدارس کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کے ماہرین اور قرآن وسنت پر گہری نظر رکھنے والے علماء تیار کرنا ہے جو مسلم معاشرے کا اسلام سے ناطہ جوڑنے کا اہم فریضہ انجام دے۔ دینی مدارس جہاں اسلام کے قلعے، ہدایت کے سرچشمے اور اشاعتِ دین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں وہاں یہ دنیا کی سب سے بڑی حقیقی این جی اوز بھی ہیں، جو لاکھوں طلبہ او رطالبات کو بلا معاوضہ، تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ رہائش وخوراک اور ابتدائی طبی امداد کی سہولت بھی مفت فراہم کر رہے ہیں۔ یہ مدارس اسلام کے قلعے اور چھاؤنیاں ہیں۔ ان کے تمام مقاصد اور اہداف صرف بنی نوع انسان کی اصلاح وتعمیر کے ارگرد گھومتے نظر آتے ہیں۔ ان کا مقصد معاشرے میں امن وسلامتی کی اشاعت ہے۔ ان کے نصاب پر اگر غور کیا جائے تو دنیا کا سب سے معتدل اور متوازن نصاب انہی مدارس میں رائج ہے جس میں تشدد، انتہا پسندی کا نام ونشان تک نہیں، بلکہ امن وسلامتی اور کردار سازی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اپنی اعلیٰ تعلیم اور تربیت کے ساتھ دینی مدارس کے فضلا معاشرے میں دینی اقدار، تہذیب وثقافت کی پہچان ہیں، انتہائی کسمپرسی کی حالت میں اشاعتِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان دینی مدارس کی وجہ سے آج نسل نو کا ایمان محفوظ ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ وحدت کی نشانی اور اتحاد ویکجہتی کا عملی ثبوت ہیں۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی سے ان کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں بلکہ مدارس ملک بھر میں بلاتفریق دہشت گردوں اور ملک دشمنوں قوتوں کے خلاف کارروائیوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں، وہ ملک کی سلامتی اور استحکام اور بیرونی دشمنوں کے مقابلے کے لیے وطن عزیز کی مسلح افواج پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں۔ اساتذہ، طلبہ اور کارکنوں کے لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی تعلیمی جدوجہد میں آئین وقانون کی مکمل پاسداری کریں۔ امن عامہ کے لیے ریاستی اداروں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں اور شرپسند عناصر کو کسی بھی طرح اپنی صفوں میں گھسنے کا موقع نہ دیں۔ وہ یہ اعلان بھی کر چکے ہیں کہ دینی مدارس کی

جدوجہد صرف اور صرف تعلیم کی حدتک محدود ہے۔انہوں نے وطن عزیز سے دہشت گردی کے خاتمے اور استحکام کے لیے حکومت اور افواج پاکستان کے حلیف اور رفیق ہونے کا اعلان کیا ہے۔ان کی طرف سے یہ دعوی بھی سامنے آیا ہے کہ خدانخواستہ اگر پاکستان پر کوئی براوقت آیا تو وہ فوج کے شانہ بشانہ ملک کا فاع کریں گے۔وہ پاکستان کے سبز ہلالی پرچم لہرانے کے دعویدار بھی ہیں،لیکن اس سب کچھ کے باوجود مدارس میں اصلاحات لانے کی باتیں ہورہی ہیں ۔نادیدہ قوتیں انہیں دہشت گردی اور انتہا پسندی سے نتھی کرنے کی کوششیں کررہی ہیں، یوں دینی مدارس کے اجلے کردار اور دامن کو داغدار کرنے کے لیے شدت سے پروپیگنڈا جاری ہے جس کی بنیاد پر مدارس دینیہ کے ساتھ امتیازی سلوک اور بلاجواز پابندیوں کا سامنا ہے۔

اللہ تعالی ہمارے اکابر دیوبند کے درجات بلند عطافرمائے جنہوں نے ساٹھ سال پہلے اس نزاکت کا احساس کرتے ہوئے مملکت خداداد پاکستان میں مدارس کے تحفظ واستحکام اور باہمی ربط کو مضبوط بنانے کے لیے ''وفاق المدارس العربیہ'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کردی۔ملک گیر سطح پر ایسی فعال اور مربوط تنظیم کا قیام دیگر اسلامی مما لک میں نہیں ملتا، یہ امتیاز صرف پاکستان کے دینی مدارس کو حاصل ہے کہ وہ ایک مربوط نظامِ تعلیم سے وابستہ ہیں اور مدارس کے تحفظ کے لیے ان کی آواز ایک ہے۔اسی عظیم تنظیم کے موجودہ مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا قاری حنیف جالندھری زید مجدہم کا یہ قول بالکل درست ہے کہ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا وجود یہاں کے مدارس کے لیے اللہ تعالی کی ایک بہت بڑی نعمت ہے باقی مما لک میں مدارس ہیں لیکن وفاق المدارس نہیں یہ واحد ملک پاکستان ہے جہاں مدارس بھی ہیں اور وفاق المدارس بھی۔''...... بہر حال یوں تو پاکستان کی تاریخ میں متعدد حکومتوں نے دینی مدارس کو کچلنے اور ان کی حریت اور آزادی کو سلب کرنے کو مختلف طریقوں سے حتی المقدور کوششیں کی ہیں لیکن 16 دسمبر کو جب سے سانحہ پشاور ہوا ہے تو اس کی آڑ میں مدارس کے خلاف گھیرا تنگ کرنے کی جو کوششیں شروع ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ملک میں جہاں کہیں بھی دہشت گردی کا واقعہ رونما ہوتا ہے تو تمام توپوں کا رخ مدارس ہی کی طرف ہوتا ہے گویا کہ سارے فساد کے جڑ مدارس ہی ہیں۔یوں نہایت منظم طریقے سے مدارس کے خلاف فضا بنائی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ نیشنل ایکشن پلان میں مدارس کے کردار کو مشکوک قرار دینے کی مذموم کوشش کی گئی مگر بحمد اللہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ایسے سخت وقت میں کبھی بھی غفلت کا مظاہرہ نہیں کیا اور اپنا عظیم فریضہ نہایت دیانت اور جراءت کے ساتھ انجام دیا۔ملک کے چاروں صوبوں میں اسی حوالے سے استحکام مدارس و پاکستان کے نام سے کنونشنز کا انعقاد کیا۔جن میں وفاق المدارس کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ نے پیرانہ سالی اور ضعف کے باجود بنفس نفیس شرکت فرمائی۔اسی طرح وفاق المدارس کے مرکزی

سیکرٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زید مجدھم سمیت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتھم العالیہ کے علاوہ ملک کی نامور دینی شخصیات نے شرکت کی۔ کنونشنز میں وفاق المدارس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے بہت واضح اور مثبت انداز میں مدارس کا مقدمہ پیش کیا کہ:

''دینی مدارس پاکستان کے محافظ اور چوکیدار ہیں یہاں کوئی ملکی قوانین کے خلاف کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، ہم ملکی قوانین کا مکمل احترام کرتے ہیں۔ مسلح جدوجہد کو خلاف آئین کے ساتھ ساتھ غیر شرعی بھی سمجھتے ہیں۔ خودکش حملوں کے خلاف سب سے پہلا فتوی ہم نے دیا۔ دینی مدارس کا دہشت گردی اور تخریب کاری سے کوئی تعلق نہیں ان کے خلاف پروپیگنڈہ بے بنیاد اور زمینی حقائق کے خلاف ہے۔ رجسٹریشن میں مدارس رکاوٹ نہیں بلکہ خود حکومتی سطح پر پیچیدہ طریقہ کار اور بلاوجہ سکیورٹی مراحل نے ان کا راستہ روکا ہے۔''...... یوں ان کامیاب کنونشنز کی بدولت 7 ستمبر 2015 کو اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی ہائی کمان کا ایک اہم اجلاس وزیر اعظم پاکستان، آرمی چیف، ڈی جی آئی ایس آئی، وزیر داخلہ، وزیر تعلیم اور وزیر مذہبی امور کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں بہت سے معاملات اتفاق رائے سے طے ہوئے۔ اسی اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ دینی مدارس کے خلاف کوئی بھی اقدام ان کے قائدین کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں کیا جائے گا۔ لیکن بدقسمتی سے بہت سے مسائل میں حکومت کی طرف سے تاخیر ہے جس کی وجہ سے مسائل جوں کے توں ہیں۔ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے نام پر مدارس کو بلا جواز تنگ کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ مدارس کے پاس ایک ہی دن میں کئی کئی ایجنسیاں آتی ہیں اور ایک جیسی معلومات اور فارم پر کرواتی ہیں، پھر ان لوگوں کا رویہ انتہائی غیر مہذب اور نامناسب ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اہل مدارس کے لیے یہ معاملہ پریشان کن ہے۔ اسی سلسلے میں صوبہ خیبر پختونخوا میں مالاکنڈ ڈویژن کے مدارس کو وہاں کے مخصوص حالات کی بناء پر کئی سارے مسائل کا سامنا تھا جس کے بارے میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی اور صوبائی قائدین وقتاً فوقتاً مالاکنڈ ڈویژن کا دورہ کرتے رہے اور مقتدر قوتوں کے ساتھ اس حوالے سے کئی دفعہ مذاکرات بھی ہوئے۔ تاہم یہ مسائل اس وقت سنگین صورتحال اختیار کر گئے جب سیکورٹی فورسز کی طرف سے گزشتہ شعبان (۱۴۳۷ھ) میں مالاکنڈ ڈویژن کے تمام مدارس کو ایک حکم نامہ موصول ہوا جس میں وہاں کے مدارس کو تین لیول ((۱) پرائمری اور مڈل لیول کے مدارس (۲)، ہائی سکول، انٹرمیڈیٹ لیول کے مدارس، (۳) اور گریجویشن لیول کے مدارس) میں تقسیم کیا گیا۔ پرائمری اور مڈل لیول کے مدارس میں صرف تحصیل کی سطح پر طالب علم کو رہائش کی اجازت تھی جبکہ ہائی سکول لیول میں صرف ضلعی سطح پر طالب علم کو رہائش کی اجازت تھی، جبکہ گریجویشن لیول کے مدارس میں مالاکنڈ ڈویژن کی سطح پر رہائش کی اجازت تھی۔ یہ خطرناک حکم حقیقتاً پریشان کن ہے لہذا فطری طور پر وہاں کے اربابِ مدارس اس گھمبیر

صورتحال سے کافی حد تک پریشان ہوئے لیکن گذشتہ کی طرح وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے بلاکسی تاخیر اس نازک صورتحال کا بروقت احساس کر کے جامعہ خیر المدارس ملتان میں ایک اعلیٰ سطح اجلاس بلایا جس میں طے پایا کہ وفاق المدارس کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ناظم حضرت مولانا حسین احمد صاحب زیدمجدھم فوری طور پر مالاکنڈ جاکر فوج کے اعلیٰ افسران سے اس بارے میں مذاکرت کریں۔ چنانچہ موصوف بلاکسی تاخیر ان دنوں وفاق المدارس کے دیگر تمام مصروفیات کو ترک کر کے سوات پہنچ کر مالاکنڈ ڈویژن میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تمام اضلاع کے مسؤلین کے علاوہ دیگر بااثر علماء کا ایک وفد ساتھ لے کر بریگیڈیئر جناب ظفر اقبال صاحب کمانڈر 77 بریگیڈ سے اس حوالے سے تفصیلی ملاقات کی۔ اسی ملاقات میں بریگیڈیئر صاحب نے وفاق المدارس کے وفد کو حکمنامہ واپس لینے کی مکمل یقین دہانی کرائی اور اطمینان دلایا کہ نئے تعلیمی سال سے اس بارے میں اہلِ مدارس کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ عیدالفطر کے بعد شوال ہی میں وفاق المدارس کے مرکزی ناظم اعلیٰ جناب مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے بھی اسی حوالے سے سوات کا دورہ کیا اور مختلف میٹنگز کیں اور باقاعدہ پریس کانفرنس کر کے مقتدر قوتوں کو واضح پیغام بھی پہنچایا۔ تاہم شوال المکرّم میں داخلے شروع ہوتے ہی بریگیڈیئر صاحب کی یقین دہانی محض زبانی ثابت ہوئی اور تعلیمی سال کی ابتدا میں 23 فرنٹیر فورس رجمنٹ مالاکنڈ فورٹ کی طرف سے کیس نمبر: Madaras/ G/322 مالاکنڈ ڈویژن کے مدارس کے مہتممین کے نام بعنوان ''مالاکنڈ ڈویژن میں مدارس کے لیے حکومت پاکستان کے عائد کردہ نئے قواعد وضوابط'' سے ایک تفصیلی خط جاری کیا جس میں وہی درج بالا خودساختہ مدارس کی درجہ بندی اور طلبہ کو متعلقہ تحصیل اور اضلاع کی سطح پر محدود رکھنے کے احکامات کے علاوہ مزید دو سخت اور خطرناک احکامات بھی درج تھے وہ یہ کہ:

(۱) آئندہ کے بعد کوئی بھی نیا مدرسہ بنانے سے پہلے مالاکنڈ ڈویژن سے تحریری اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہے اجازت نامہ کے بغیر مدرسہ تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ (ظاہر ہے کہ یہ ایک امتیازی قانون ہے اور 1860 کے سوسائٹی ایکٹ کے بھی خلاف ہے۔)

(۲) مدرسہ کا مہتمم بھی متعلقہ تحصیل کا ہی ہوگا۔

مذکورہ حکم نامے کی کاپی مالاکنڈ ڈویژن میں موجود ہر پاک آرمی یونٹ کے علاوہ 21 جولائی 2017 کو ڈپٹی کمشنر مالاکنڈ کو بھی ارسال کی گئی تھی اور ان کو درج بالا احکامات پر سختی سے عمل کرنے کا پابند بنایا تھا اور حکم نامے میں مدارس کو خبردار کیا تھا کہ اگر کسی مدرسہ نے پندرہ دن کے اندر اندر اس پر عمل نہیں کیا تو اس کے خلاف

نیشنل ایکشن پلان کے قوانین کے تحت قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ صورتِ حال اہلِ مدارس کے لیے انتہائی پریشان کن تھیں لیکن اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطافرمائیں ہمارے وفاق المدارس کی قیادت کو جنہوں نے حوصلہ ہارنے کی بجائے سخت حالات میں جرات مندانہ مؤقف اپنانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ وفاق المدارس العربیہ کے مرکزی ناظم اعلیٰ کی ہدایات پر جولائی کو صوبائی ناظم وفاق المدارس خیبر پختونخوا حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے تنظیم المدارس کے صوبائی صدر جناب مفتی فضل جمیل صاحب کے مدرسہ دارالعلوم سبحانیہ رضویہ درگئی میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کا اجلاس بلایا۔ جس میں مالاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے مدارس کے مہتممین اور مقتدر علماء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ اس مسئلے کو دوبارہ فوج کے اعلیٰ افسران سے اٹھایا جائے چنانچہ 29 جولائی 2017ء کو سرکٹ ہاوس سوات میں بریگیڈیئر جناب ظفر اقبال صاحب جو مالاکنڈ ڈویژن میں مدارس کے مسائل اور معاملات ڈیل کرتے رہتے ہیں اس کے ساتھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صوبائی ناظم خیبر پختونخوا حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی قیادت میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے ستائیس رکنی وفد نے ملاقات کی۔ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے وفد میں رابطۃ المدارس اسلامیہ کے مرکزی ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب، تنظیم المدارس کے صوبائی صدر جناب مفتی فضل جمیل رضوی صاحب، مولانا اسامہ زکریا صاحب نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان مالاکنڈ ڈویژن کے مقتدر علماء جناب مولانا قاری محب اللہ صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان واستاد حدیث جامعہ تعلیم القرآن کلاتھ مارکیٹ سوات، مولانا محمد صدیق صاحب مسؤل وفاق المدارس العربیہ پاکستان ضلع سوات، مولانا عبدالحکیم صاحب مسؤل وفاق المدارس ضلع بونیر، مولانا شمس الامین صاحب مسؤل وفاق المدارس ضلع دیر، مولانا خالد صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ حاجی آباد ضلع دیر، مولانا نا خورشید احمد صاحب مدیر دارالعلوم اسلامیہ فیض القرآن درگئی، رحمت اللہ قادری صاحب مہتمم دارالعلوم غفوریہ کنزالایمان مالاکنڈ، جمال الدین صاحب امیر جماعت اسلامی ضلع مالاکنڈ کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ اجلاس میں وفاق المدارس کے صوبائی ناظم حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے بریگیڈیئر جناب ظفر اقبال صاحب اور دیگر فوجی افسران کے سامنے مالاکنڈ ڈویژن میں مدارس کو تین لیول میں تقسیم کرنے اور تحصیل وضلعی سطح پر مدارس کے طلبہ پر پابندیوں سے پیدا ہونے والی صورت حال پر تفصیلی بات چیت کی۔ موصوف نے مقتدر قوتوں کے سامنے دوٹوک اور واضح الفاظ میں کہا کہ ڈویژن بھر میں قائم تمام مدارس حکومت کے ساتھ باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں اوران کے اعداد وشمار حکومتی اور سیکورٹی اداروں کے پاس ہے جبکہ امن وامان کے حوالے سے بھر تعاون بھی کیا جارہا ہے لہذا بلاوجہ مدارس کو تنگ کرنے سے اساتذہ، طلبہ اوران

کے والدین میں سخت تشویش پائی جاتی ہے جبکہ مالاکنڈ ڈویژن میں مدارس کی درجہ بندی اوراس کی روشنی میں حصول تعلیم پر پابندی ہمیں کسی صورت قابل قبول نہیں کیونکہ پاکستانی شہری ہونے کے ناطے تعلیم کے حصول پر اس قسم کی پابندیاں خلاف آئین اور قانون کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات بھی اچھے نہیں ہوں گے۔اس سے علاقائی تعصب اورلسانیت پیدا ہونے کا خدشہ ہے جو نہ پاکستان کے حق میں بہتر ہے اور نہ آپ لوگوں کے حق میں۔بہر حال سوا چھ گھنٹے کے طویل اجلاس اوراعصاب شکن مذاکرات کے بعد اللہ کے فضل وکرم،بھرپور نمائندگی اور بہتر ترجمانی کی وجہ سے ایک گھمبیر اور پریشان کن مسئلہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ حل ہوا۔سیکورٹی فورسز نے تمام قوانین واپس لے کر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے تمام مطالبات تسلیم کر لیے اور قاعدہ باہمی متفقہ معاہدے پر دستخط بھی ہوئے۔ کامیاب مذاکرات اور معاہدے پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مالاکنڈ ڈویژن میں دینی مدارس میں طلبہ کے تعلیمی مسائل خوش اسلوبی سے حل ہونا نیک شگون ہے متعلقہ ذمہ داران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں،

انہوں نے اس معاہدے کو بہتر مستقبل کے لیے سنگ میل قرار دیا اور کہا کہ ملکی استحکام اور پاکستان میں امن وامان کا قیام اہل مدارس اور علماء وطلبہ کی اولین ترجیح ہے قیام امن کے لیے ہمیشہ تعاون کیا اور آئندہ کے لیے بھی قومی سلامتی کے اداروں کے شانہ بشانہ ہیں۔انہوں نے اپنے دیرینہ موقف کا اعادہ کیا کہ ہم نے ملکی مفادات کے لیے ہمیشہ قومی سلامتی کے اداروں کیا۔ہم کسی کو بھی پاکستان کے مذہبی طبقات،دینی مدارس اور پاک فوج اور قومی سلامتی اداروں کے مابین غلط فہمیاں پیدا نہیں کرنے دینگے۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا حدیث سے عشق

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اکثر کوشش فرماتے کہ سبق کا ناغہ نہ ہو۔مولانا حکیم ضیاء الدین صاحب (ہردوئی والے) بیان کرتے ہیں کہ جب صاحبزادہ مولانا سید اسعد صاحب رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تو فراغت تدفین کے بعد حضرت کے آستانہ پر کل اساتذہ اور عمائدین مجتمع ہوئے۔حضرت نے کچھ دیر بعد دارالحدیث کا رخ فرمایا۔مجمع میں ہل چل پڑ گئی،تمام حضرات نے سمجھایا کہ حضرت اس وقت درس ملتوی فرمادیجیے،صدمہ بالکل تازہ ہے،اس سے دل ودماغ متاثر ہونا قدرتی امر ہے۔مگر حضرتؒ نے دارالحدیث پہنچ کر بخاری شریف کا درس شروع فرمادیا۔صدر مہتمم حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے جاکر دوبارہ سمجھانے کی کوشش فرمائی،لیکن صرف یہ جواب تھا کہ ذکر اللہ سے بڑھ کر اطمینان قلب اور کس چیز سے حاصل ہوسکتا ہے۔ (شیخ الاسلام نمبر)